رہنمائے حج وعمرہ وزیارتِ روضۂ اقدس ﷺ

چونکہ حج بیت اللہ شریف تمام صاحب استطاعت مسلمانوں پر زندگی میں ایک دفعہ فرض عین ہےاس لیے ہر سال وطن عزیز پاکستان کے لاکھوں مسلمان ارضِ مقدس کے سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور مناسک حج وعمرہ اور آدابِ زیارت روضۂ ختم المرسلین ﷺ کی رہنمائی کیلئے کثیر تعداد میں کتب تحریر کی جاتی ہیں لیکن عموماً یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ اکثر کتب تو ادعیہ کثیرہ ہونے کے سبب عام عازمین سفر مقدس کیلئے ان سے استفادہ مشکل ہوتا ہےاس لیے قرشی انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ 1995ء سے ہر سال ایک مختصر مگر جامع **رہنمائے حج وعمرہ** کتاب طبع کرواتی ہے جس سے ادائیگی حج وعمرہ کی ترتیب مخلص صاحب استطاعت مسلمانوں کیلئے آسان ہو جائے اور امت مسلمہ کا یہ عظیم اجتماع رنگ ونسل اور مزاجِ طبائع کے اختلاف کے باوجود اتحاد واخوت کا مظہر بن جائے۔

چنانچہ آئندہ اوراق میں اسی روح حج کو ملحوظ رکھتے ہوئے مناسک حج وعمرہ اور آدابِ زیارتِ روضۂ اقدس کو مستند روایات کی روشنی میں ترتیب کے ساتھ بیان کرنے کی سعی کی گئی۔ اللہ کریم سے دُعا ہے کہ وہ اس کاوش کو عازمین سفر مقدس کیلئے رہنمائی کا بہترین ذریعہ بنادے۔

آمین یاربّ العالمین

التماس: حجاج کرام سے التماس ہے کہ قرشی فاؤنڈیشن جو تعلیم اور صحت کے میدان میں ملکی ترقی کیلئے کوشاں ہے۔ خاندان قرشی، قرشی انڈسٹریز، قرشی ریسرچ انٹرنیشنل اور اس میں کام کرنے والے ساتھیوں کو جن کی محنت اور خلوصِ نیت سے یہ کتاب آپ تک پہنچی ہے انہیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ شکریہ

اقبال احمد قرشی

عازمین حج کی خدمت میں التماس

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ خالق کائنات کے نزدیک دین فقط اسلام ہے اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اپناتا ہے اسے اللہ کے ہاں قبول نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں اسلام سے منسلک کر رکھا ہے۔ اور پھر ہم پر کرم فرمایا کہ ہماری ہدایت و رہنمائی کیلئے اپنے محبوب ترین بندہ محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا دیا۔ اس لیے ہماری دُنیا و آخرت میں کامیابی صرف اور صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے اور جو اندازِ زندگی اور معمولاتِ بندگی اللہ کے حبیب ﷺ نے اپنائے انہی پر عمل پیرا ہونے میں ہماری فلاح و کامیابی کا راز ہے۔

چنانچہ بندوں کا بندوں کے ساتھ حسن سلوک (حقوق العباد) اور خالق کائنات کی عبدیت (حقوق اللہ) ہی خلاصہ تعلیماتِ اسلام ہے۔ یوں اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنے ذاتی کردار اور مخلوق سے باہم معاملات میں اچھا انسان ہو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادات نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی میں رسولِ اکرم ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کا پابند ہو۔

ذرا غور کریں تو نماز خالصتاً بدنی عبادت ہے اور روزہ ذاتی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے جبکہ حسن اخلاق بندوں کے مابین معاملات سے متعلق ہیں لیکن حج ایک ایسی عبادت ہے جو ان تمام حقوق العباد اور حقوق اللہ کی جامع ہے کیونکہ امت مسلمہ کے عظیم اجتماع میں باہم حقوق العباد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس میں بدنی، ذاتی اور مالی جملہ عبادات بیک وقت شامل ہیں بلکہ اس واحد عبادتِ حج میں انبیاء سابقین اور بالخصوص ابوالانبیا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی سنت بھی

شامل فکر وعمل رہتی ہے۔

تو یوں حج بیت اللہ شریف امت مسلمہ کی وحدت اور دین اسلام کے جملہ احکام ونواہی کا جامع مظہر ہے اور یہی احساس وحدتِ اسلامی رب کائنات کی توحید اور حقانیت اسلام کی عکاسی کرتا ہے اس لیے اس عبادت میں شرکت یقیناً انتہائی باعث سعادت ہے اور خوش بخت ہیں وہ مسلمان جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سعادت عظمیٰ میں شرکت کی توفیق واستطاعت بخشی۔

البتہ ان عازمین حج کی خدمت میں اتنا عرض کرنا مفید ہوگا کہ جب آپ حج کا ارادہ فرمائیں تو اس کیلئے جہاں اپنی مادی ضروریات کا انتظام کریں وہاں اس جامع ترین عبادت کیلئے بالاہتمام اپنی رُوح اور اپنے باطن کو تیار کرنے کے کی فکر دوسری سب چیزوں سے زیادہ کیجیے۔

لیکن افسوس ہے کہ لوگ کئی کئی جوڑے کپڑوں کے تو بنواتے ہیں اور کئی ماہ پہلے سے دوسری مادی ضروریات کے انتظام کی فکر کرتے ہیں لیکن حج کیلئے رُوحانی تیاری کی فکر کرنے کا بالکل رواج نہیں گو کہ یہ حج کی اصل تیاری نہیں ہے حج کی اصل تیاری حج کرنا سیکھنا اور مختلف مما لک سے آئے ہوئے مختلف طبائع اور اندازِ زندگی کے کثیر مسلمانوں کے درمیان جذبۂ تحمل و بردباری سے مناسک حج ادا کرنے کیلئے اپنی رُوح اور باطن کو حج کے انوار اور برکات حاصل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ حج میں رُوح پیدا کرنے کی اور مناسک حج کی رسمی ادائیگی کو حقیقی بنانے کی یہی صورت ہے تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مساعیٔ حج کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہوئے حج مبرور میں بدل دیں۔ لیکن

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

☆☆☆

حجاج کرام کیلئے ضروری ہدایات اور معلومات

1- حج کی نیت خالصتاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو۔

2- اپنے چھوٹے بڑے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کیجیے اور اپنے اعزاء واحباب سے تلافی حقوق کیلئے معافی مانگیں۔

3- فرض نمازوں کی پابندی شروع کردیں۔

4- ذہن میں رکھیں کہ سفر حج میں مشکلات کو تحمل اور صبر سے برداشت کریں گے۔

5- روانگی سفر ایک دو دن پہلے حجامت وغیرہ بنوالیں، ناخن کاٹ لیں۔

6- چونکہ مقام میقات یلملم بذریعہ جہاز جدہ سے پہلے آتا ہے اس لیے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہی احرام باندھ لیں۔

7- حج پر روانہ ہونے سے کم از کم دس دن قبل حفاظتی ٹیکے لگوالیں اور پولیو کے قطرے لے لیں۔اور اپنی معمول کی ادویات اپنے دستی بیگ میں رکھ لیں۔

8- کنگھی، سیفٹی، ناخن تراش، ایک چھوٹی قینچی، تولیہ، آئینہ، ہوائی چپل، پانی کی بوتل، چھتری، تین جوڑے کپڑے، کمربند، دوعدد احرام، خواتین کیلئے سر پر باندھنے کیلئے دوسوتی رومال، سردرد، بخار، اسپرین، جوہر جوشاندہ اور کتاب حج ایک جگہ اکٹھی رکھ لیں۔

9- پاسپورٹ اور حاجی کیمپ سے ملنے والے ضروری کاغذات اپنے ہینڈ بیگ میں ڈال رکھیں۔

10- اس کے علاوہ جو ہدایات یا خوراک PIA والے دیں ان پر فوری عمل کرنے کا جذبہ رکھیں۔

11- وطن واپسی پر آبِ زم زم، کھجوریں، ٹوپیاں، جائے نماز اور دوسرے تحائف کا آپ کو خود انتظام کرنا ہوگا۔ وزن 32 کلوگرام کی اجازت ہوگی مزید 7 کلو فری ساتھ لا سکتے ہیں۔ اضافی وزن کا کرایہ آپ کو دینا ہوگا۔

عمرہ میں دوفرض اور دوواجب ہوتے ہیں:

فرائض عمرہ:

1- مقامِ میقات یا میقات سے پہلے احرام باندھنا اور عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا شروع کر دینا۔

2- مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرنا۔

واجبات عمرہ:

1- صفا، مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

2- حلق یا قصر یعنی سعی سے فارغ ہو کر سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

حج میں تین فرض اور چھ واجب ہیں:

فرائض حج:

1- ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھنا اور حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا شروع کر دینا۔

2- وقوفِ عرفات، نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرانا گوتھوڑی سی دیر کیلئے ہو۔

3- طوافِ زیارت: وقوف عرفات کے بعد ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی اور دوسرا سر منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔

ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو حج نہ ہوگا اس کی تلافی دَم دینے سے بھی نہیں ہوسکتی۔

واجبات عمرہ:

1- ۱۰ذی الحجہ نماز فجر سے طلوعِ آفتاب تک مزدلفہ میں وقوف۔

2- ۱۰ذی الحجہ کو منیٰ میں بڑے شیطان کو ۷ کنکریاں مارنا۔

3- ۱۰ذی الحجہ کو قربانی کرنا۔

4- ۱۰ذی الحجہ کو حلق/قصر کرنا۔

5- ۱۰ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کو سعی کرنا۔

6- واپس وطن لوٹنے سے پہلے طوافِ وداع کرنا۔

اگر واجبات حج میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا مگر قصداً چھوڑا ہو تو اس کا کفارہ لازم ہوگا۔





بیت اللہ شریف کا دلکش منظر

حج وعمرہ

حجِ بیت اللہ کی فرضیت:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورۃ آل عمران:۹۷)

حج بیت اللہ دین اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ، سورۃ آل عمران، سورۃ المائدہ، سورۃ التوبہ، سورۃ الحج اور سورۃ الفتح کی متعدد آیات میں احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔سورۃ آل عمران آیت ۹۷ میں حکم ربی ہے۔

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

''اور اللہ کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر وہاں جو پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔اور جو نہ مانے بلاشبہ اللہ غنی ہے سارے جہانوں سے۔''

یوں ہر صاحبِ استطاعت، عاقل، بالغ، آزاد مسلمان پر زندگی میں ایک حج کرنا فرض ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان حج کی فرضیت ہی سے انکار کرتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔

عمرہ سنتِ مؤکدہ ہے:

ہر فرد کیلئے جو حجِ بیت اللہ کی استطاعت رکھتا ہو اس کو سنتِ رسول اکرم ﷺ کے مطابق عمرہ بھی ادا کرنا چاہیے۔جیسا کہ سورۂ بقرۃ کی آیت ۱۹۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

''اوراللہ کی خوشنودگی کیلئے حج اورعمرہ پورا کرو۔''

زیارتِ روضۂ رسول اکرم ﷺ :

حدیث شریف میں ہے: مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ (کشف الحثیث)
یعنی''جس شخص نے حج کیااورمیری زیارت نہ کی تواس نے میرے ساتھ بڑی بےوفائی کی۔''

یوں سفرِ حج وعمرہ میں بالاہتمام محسنِ انسایت، ختم المرسلین، محبوبِ ربّ العالمین ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس لوٹنا یقیناً بڑی محرومی ہے۔

حج کی تین قسمیں:

(۱) حجِ اِفراد (۲) حجِ قِران (۳) حجِ تمتُّع

❁ **حج کی پہلی قسم: ''حجِ افراد'':** کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد یعنی ماہِ شوّال شروع ہوجانے کے بعد آدمی صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اوراس میں عمرہ کی نیت نہ کرے، مکّہ مکرمہ پہنچ کر طواف کرے اس طواف کو **''طوافِ قدوم''** کہتے ہیں اور یہ طواف سنّت ہے۔طواف کے بعد **احرام** ہی کی حالت میں مکّہ مکرمہ میں رہے اوراسی احرام سے حج کرے اور دسویں ذی الحج کو سر منڈوانے کے بعد احرام کھولے ۔ احرام کی جو پابندیاں اس پر لگی تھیں وہ دسویں ذی الحج کوسر منڈوانے کے بعد ختم ہونگی۔اگرکوئی شخص حج سے پہلے مدینہ منورہ جائے تو مدینہ اسی احرام کی حالت میں جائے پھر مدینہ سے واپس حج کیلئے اسی احرام میں آئے اورحج کے بعد دسویں تاریخ کوسر منڈا کر یہ احرام کھولے۔اس کو

''حج اِفراد'' کہتے ہیں۔اس میں ''عمرہ'' شامل نہیں نہ اس میں عمرہ کی نیت کی جاتی ہےاور نہ اس احرام سے عمرہ کرتے ہیں البتہ نفلی طواف کر سکتے ہیں۔

- **حج کی دوسری قسم: ''حجِ قِران''**: حجِ قِران اسے کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرے،جس شخص نے **''حج قِران''** کا احرام باندھا وہ مکّہ مکرمہ میں پہنچ کر اس احرام سے پہلے عمرہ کرے۔لیکن یہ آج عمرہ کے تین کاموں میں سے صرف دو کام کرے،تیسرا کام آج نہیں کریگا،یعنی یہ شخص (۱) پہلا کام **بیت اللہ کا طواف** کرے اس کے بعد (۲) دوسرا کام **صفا ومروہ کی** سعی کرےلیکن اس کے بعد (۳) تیسرا کام یعنی سر کے بال آج نہ منڈ وائے بس طواف اور سعی کے بعد اس کا عمرہ پورا ہو گیا۔البتہ اس کا احرام بندھا رہے گا اوراحرام کی تمام پابندیاں برقرار رہیں گی اور یہ احرام تکمیلِ حج تک بندھا رہے گا،اسی احرام سے یہ حج کرے گا دسویں ذی الحج کو سر منڈ وا کر یا بال کٹوا کر احرام کھولے گا۔
- **حج کی تیسری قسم: ''حجِ تَمَتُّعْ''**: حج کی یہ قسم تمام قسموں میں سے آسان ہے پاکستان سے جانے والے حضرات عام طور پر ''حجِ تَمَتُّعْ'' ہی کرتے ہیں حجِ تمتع کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے شروع ہو جانے کے بعد یہاں سے روانہ ہوتے وقت صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھیں حج کی نیت اس میں نہ کریں مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام سے عمرہ کریں اور عمرہ کے تینوں کام کریں یعنی (۱) پہلے بیت اللہ کا طواف کریں۔(۲) پھر صفا ومرہ کی سعی کریں۔(۳) پھر سر کے بال منڈ وائیں یا کٹوائیں۔ان تینوں کاموں کے بعد آپ کا عمرہ پورا ہو گیا

اوراحرام کی جو پابندیاں لگی تھیں وہ سر منڈوانے کے بعد ختم ہوگئیں۔اس کے بعد حج شروع ہونے تک مکّہ مکرمہ میں بغیر احرام کے رہیں۔

آٹھویں ذی الحج کو مکّہ مکرمہ سے سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائیں۔**نویں** تاریخ کو عرفات جائیں، رات کومزدلفہ میں قیام کریں۔**دسویں** تاریخ کو واپس منیٰ آکر پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کریں۔ پھر سر منڈوا کر احرام کھول دیں۔ان دونوں کو ملا کر ادا کرنے کو**"حج تَمَتُّعْ"** کہتے ہیں۔

نوٹ: **"حج تَمَتُّعْ"** میں احرام کی مدت مختصر ہونے کی وجہ سے چونکہ سہولت ہے اس لئے لوگ عام طور پر**"حج تَمَتُّعْ"** ہی کرتے ہیں گو''حج قِران'' افضل ہے اور رسول اکرم ﷺ نے حج قِران ہی کیا تھا لیکن اس میں احرام کا دورانیہ نسبتاً طویل ہوتا ہے اور اگر اس میں غلطی ہو جائے تو اس کا کفّارہ بھی دُگنا دینا پڑتا ہے۔

عمرہ کی ادائیگی کا تفصیلی طریقہ

حجِ بیت اللہ کے اس سفرمقدس پر روانہ ہوتے وقت''**مقامِ میقات**'' پر اپنے جسم کو مکمل طور پر صاف کریں غیر ضروری بال کاٹ دیں اور ناخن تراش لیں اور پھر اگر کوئی بیماری یا عذر شرعی نہ ہو تو غسل کرلیں یوں اگر بدن پاک ہو تو وضو ہی کر لینا کافی ہے۔

پاکستان سے جدہ جانے والوں کیلئے مقامِ میقات یلملم ہے جو دوران سفر جدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ پہلے آجاتا ہے اس لیے اس سفر مقدس پر روانہ ہونے والے پاکستانیوں کو پاکستان میں ہی عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لینا چاہیے۔

احرام باندھنا:

- اس کے بعد مرد ایک ان سلی چادر ناف کے اوپر کر کے اس طرح باندھیں کہ ناف ڈھکی رہے اور ٹخنے کھلے رہیں اس چادر میں کوئی گرہ نہ لگائیں کوئی بیلٹ، ڈوری یا تسمہ نہ لگائیں البتہ چادر کے دونوں پلّے اوپر نیچے کر کے چاروں طرف سے یوں اُڑس لیں کہ مضبوط ہو جائے۔ پھر دوسری ان سلی چادر کاندھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں یاد رہے کہ **دایاں کاندھا صرف طواف کے وقت کھولا جائے گا۔**
- مرد احرام کی حالت میں کسی قسم کا سلا ہوا کپڑا نہیں پہنیں گے البتہ خواتین ہر قسم کا سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں لیکن سر کو مکمل ڈھاپنے کیلئے اور پورے بال چھپانے کیلئے سر کے اوپر رومال باندھ لیں۔ اس رومال کے اتارنے اور کھولنے سے احرام نہیں ٹوٹتا اس لئے خواتین وضو کرتے وقت رومال کو کھول کر سر کے بالوں کا مسح کریں۔ **حجاب** کی خاطر البتہ خواتین سر پر کوئی ایسی ٹوپی وغیرہ رکھ کر اس پر کپڑا یوں ڈالے رکھیں کہ کپڑا چہرے پر تو نہ لگے لیکن چہرے پر **نقاب** کا کام دے۔
- حالتِ احرام میں مرد و عورت بدن کے کسی حصے کے بال نہ کاٹیں نہ توڑیں اور نہ ناخن تراشیں احرام میں مرد و عورت دونوں کیلئے ہر قسم کی خوشبو لگانا منع ہے۔ صابن بھی بغیر خوشبو والا استعمال کریں نہ خوشبو دار سرمہ لگائیں نہ خوشبو دار پان کھائیں غرض کہ ہر خوشبو دار چیز سے پرہیز کریں۔
- حالت احرام میں مرد حضرات دستانے اور موزے بھی استعمال نہ کریں اور نہ بند جوتا پہنیں مردوں کو صرف ہوائی چپل یا ایسا کھلا جوتا پہننے کی اجازت ہے جس میں پاؤں کی اوپر والی

اُبھری ہوئی ہڈی ننگی رہے۔البتہ خواتین موزے اور بند جوتیاں پہن سکتی ہیں۔حالت احرام میں خاوند بیوی کو باہم شہوت کی بات کرنا بھی ناجائز ہے۔

- حالت احرام میں گلے میں بیگ لٹکا سکتے ہیں گھڑی باندھ سکتے ہیں چشمہ لگا سکتے ہیں اور وہ تھیلی جس میں رقم اور ضروری کاغذات رکھے جاتے ہیں اس کو حفاظت کی نیت سے کمر پر باندھ سکتے ہیں۔خواتین زیور بھی پہن سکتی ہیں۔

عمرہ کی نیت:احرام باندھنے کے بعد عمرے کی نیت سے دو نفل پڑھیں۔اور پھر درج ذیل کلمات پڑھیں۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِیْكَ لَكَ

(ترجمہ:مَیں حاضر ہوں اے اللہ مَیں حاضر ہوں۔تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور ملک بھی۔تیرا کوئی شریک نہیں۔)

ان کلمات کو تلْبِیَہ کہتے ہیں

طوافِ بیت اللہ:(یہ عمرہ کا پہلا کام ہے)

- احرام باندھنے کے بعد مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو پہلے اپنے سامان کو اپنی قیام گاہ میں محفوظ کیجئے اور پھر مسجد میں کسی دروازے سے (اگر معلوم ہو سکے تو باب السلام سے) دایاں پاؤں اندر رکھتے ہوئے یہ دُعاء پڑھیے

"رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

اور تلْبِیَہ پڑھتے ہوئے مسجد میں داخل ہوں اور جونہی بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تین بار" اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ " پڑھیں


AL TAWHEED
الكعبة المشـــرفة
(قبلة المسلمين)
١ - الحجر الأسود
٢ - باب الكعبة
٣ - الميزاب (مزراب الرحمة)
٤ - الشاذَروان
٥ - حجر إسماعيل (الحطيم)
٦ - المُلتَزَم
٧ - مقام سيدنا إبراهيم
٨ - ركن الحجر الأسود
٩ - الركن اليماني
١٠ - الركن الشامي
١١ - الركن العراقي
١٢ - ستار الكعبة
١٣ - خط المرمر البني


حجرِ اسود

اور یقین قبولیت کے ساتھ دل سے دنیا وآخرت کی فلاح کیلئے دعائیں مانگیں کیونکہ یہ وقت قبولیت دعاء کا ہے۔

- مسجد حرام میں داخلے کے بعد تحیۃ المسجد نہ پڑھیں بلکہ طواف بیت اللہ کیلئے سیدھا مطاف میں پہنچ جائیں۔ اگر جماعت تیار ہوتو پہلے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں اور پھر طواف کریں اور اگر جماعت میں دیر ہوتو پہلے طواف کرلیں۔

- **طواف کا طریقہ**:

عمرہ کا سب سے پہلا کام طواف ہے۔ طواف کیلئے باوضو بیت اللہ کے اس کونے کے سامنے آجائیں جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے۔ جس کے بالمقابل مطاف کے پچھلے بالائی حصہ میں سبز ٹیوب لگی ہوئی ہے۔ آپ اس ٹیوب لائٹ کے قریب آجائیں اور وہاں آکر اسطرح کھڑے ہوں کہ ٹیوب لائٹ آپ کی پشت کے دائیں طرف رہے اور آپ کا چہرہ بیت اللہ شریف کی طرف ہو یہاں کھڑے ہوکر آپ طوافِ بیت اللہ کی نیت کریں اور دعاء کریں کہ اللہ کریم اس عمل طواف کو آپ کیلئے آسان فرمادیں اور قبول فرماویں۔

نیتِ طواف کرنے کے بعد آپ اپنا دایاں کندھا کھول دیں اور احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں اسے **"اضطباع"** کہتے ہیں۔

نیت طواف اور اضطباع کے بعد حجر اسود کے استقبال کیلئے ذرا دائیں طرف حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوں کہ ٹیوب لائٹ آپ کی بالکل پشت پرآجائے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں یوں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور یہ تکبیر پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ   اَللّٰهُ اَكْبَرُ   وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

پھر ہاتھ چھوڑ دیں یہ **"استقبال حجر اسود"** ہے۔ پھر اگر ہجوم کم ہو ہو تو حجر اسود پر آئیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان منہ رکھ کر حجرِ اسود کو بوسہ دیں لیکن اگر ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک نہ پہنچ پائیں تو صرف دُور سے ہی ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو بوسہ دیں۔ اسے **"استلام"** کہتے ہیں۔

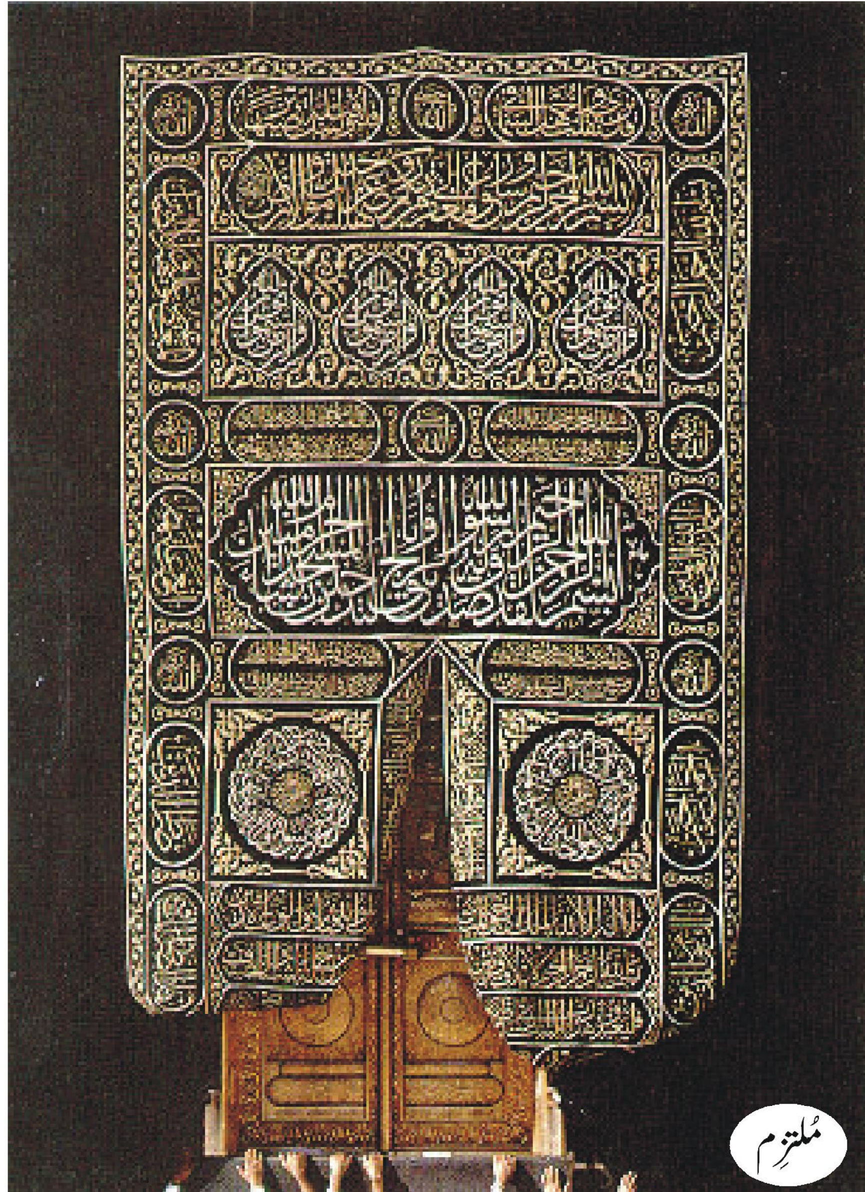
اس کے بعد کعبہ شریف کے دروازے کی طرف اس طرح بڑھیں کہ کعبہ شریف آپ کی بائیں طرف ہو۔ کعبہ شریف کے دروازے سے آگے بڑھ کر **حطیم** (خانہ کعبہ کا وہ حصہ جس پر چھت نہیں) کو طواف میں شامل کرتے ہوئے کعبہ شریف کی دوسری طرف سے گزر کر **"رکن یمانی"** (خانہ کعبہ کا وہ کونہ جس کے بعد حجر اسود کا کونہ ہے) پہنچیں اگر ممکن ہو اور اس پر خوشبو نہ لگی ہو تو ہاتھ لگائیں لیکن بوسہ نہ دیں اور نہ استلام کریں اور وہاں سے درج ذیل دعاء مسنون پڑھتے ہوئے حجر اسود پر آجائیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

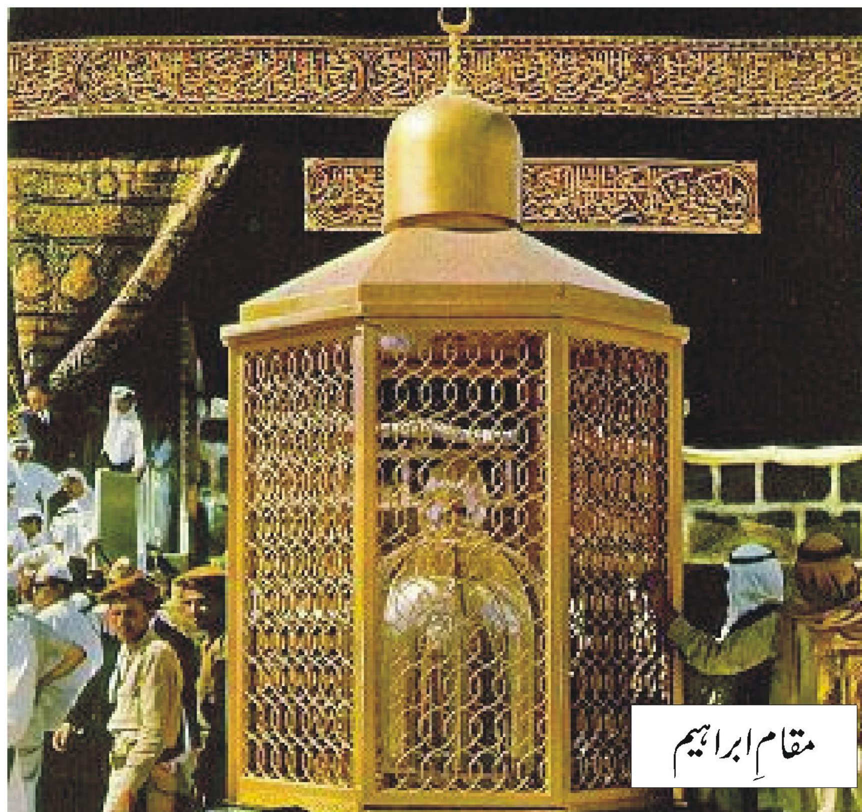
حجر اسود پر آ کر پھر حجر اسود کا استلام کریں۔ استلام کے وقت ہر دفعہ یہ تکبیر پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰهِ   اَللّٰهُ اَكْبَرُ   وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پڑھیں۔ یہ طواف کا پہلا چکر مکمل ہو گیا۔

یوں بیت اللہ شریف کے سات چکر لگانے ہوتے ہیں۔ پہلے تین چکروں میں مرد **"رمل"** کریں گے خواتین رمل نہیں کریں گی۔ **"رمل"** کا مطلب یہ ہے کہ پہلوانوں کی طرح سینہ


مُلتزِم


چاہِ زَم زَم


مقامِ ابراہیم


صفامروہ

نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر چلیں۔

خواتین طواف کے یہ سات چکر اپنے معمول کے لباس میں ہی بغیر رمل کے کریں گی۔

طواف کے سات چکر پورا کرنے کے بعد مرد کندھے ڈھانپ لیں اور ملتزم شریف کے سامنے آ کر نہایت **الحاح وزاری** سے اللہ کے حضور جتنی بھی دعائیں ممکن ہوں مانگیں کیونکہ یہ دعاء کی مقبولیت کا مقام ہے۔اور پھر **"مقام ابراہیم"** کے قریب اگر جگہ ملے ورنہ مسجد حرام میں جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت واجب الطّواف ادا کریں پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ قل ھو اللّٰہ احد پڑھیں اور پھر **"مقام زم زم"** پر جا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر **بسم اللّٰہ** پڑھ کر آب زم زم تین سانس میں پیئیں۔آب زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے اور اگر یاد ہو تو آب زم زم پیتے وقت یہ دُعاء پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

"اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، کشادہ رزق اور ہر مرض سے شفا کا سوال کرتا ہوں"

صفا مروہ کی سعی: (یہ عمرہ کا دوسرا کام ہے)

آبِ زم زم پی کر پھر حجر اسود کا استلام کریں (یہ حجر اسود کا نواں استلام ہوا) اس کے بعد "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ" پڑھتے ہوئے صفا پہاڑی کی طرف اتنا چڑھیں کہ وہاں سے بیت اللہ شریف نظر آئے وہاں کھڑے ہو کر تین بار **اللّٰہ اکبر** کہیں اور پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ کہیں اور جتنی بھی دعائیں ممکن ہیں مانگیں۔یہ بھی قبولتِ دعاء کا خاص مقام ہے۔

پھر سعی کی نیت سے **مروہ** کی پہاڑی کی طرف چلنا شروع کر دیں۔ درمیان میں سبز رنگ کی لائٹیں آئیں گی ان سبز لائٹوں کے درمیان مرد حضرات دوڑ کر گزر جائیں جبکہ خواتین معمول کے انداز میں ہی چلتی رہیں۔اور "رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمْ" (اے اللہ معاف فرما اور رحم فرما تو بڑی عزت والا ہے۔) پڑھتے رہیں۔

دوسری سبز لائٹ پر پہنچ کر دوڑنا موقوف کر دیں اور عام رفتار پر چلنے لگیں یہاں تک کہ **مروہ** پہنچ جائیں۔ مروہ پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی توحید، **چوتھا کلمہ** اور جو بھی دعائیں یاد ہوں اللہ کریم سے مانگیں۔**صفا** سے یہاں **مروہ** تک پہنچ کر **سعی** کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ پھر واپس صفا کی طرف آئیں یہ آپ کا دوسرا چکر ہوگا پھر صفا سے مروہ تک تیسرا چکر۔ اور مروہ سے صفا تک چوتھا چکر اور پھر صفا سے مرودہ تک پانچواں چکر۔ پھر مروہ سے صفا چھٹا چکر۔اور آخری صفا سے مروہ تک سعی کا ساتواں چکر مکمل ہو جائے گا۔

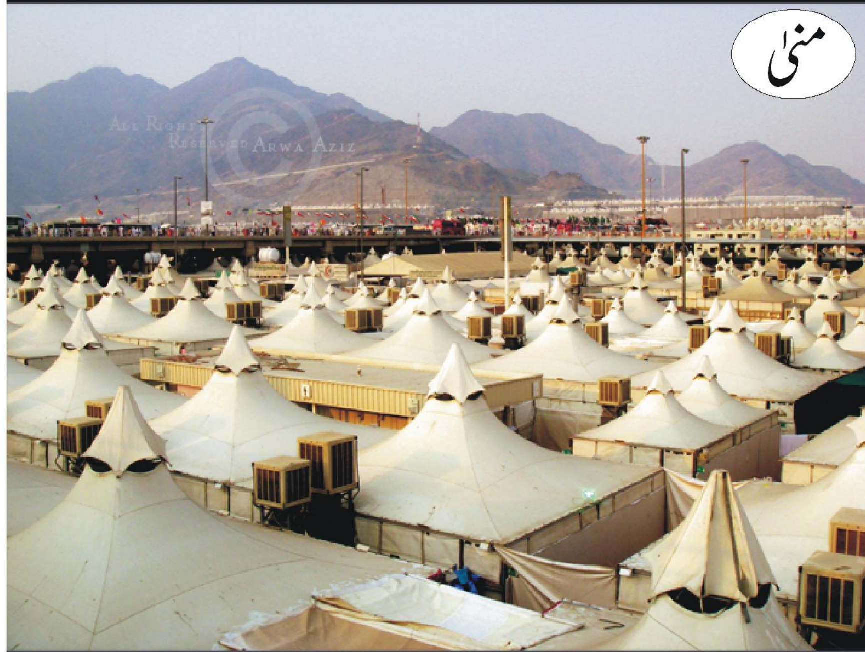
سعی کے دوران اور صفا اور مردہ پر مسلسل اللہ کی حمد وثنا، درود شریف، ذکر اللہ اور دنیا و آخرت میں خیر و برکت کی دعاؤں میں مشغول رہیں۔ یوں سعی مکمل ہو جاتی ہے۔

حلق / قصر: (یہ عمرہ کا تیسرا کام ہے)

سعی کے بعد عمرہ کا تیسرا کام **حلق** یعنی سر کے پورے بال منڈوانا یا **قصر** یعنی پورے سر کے بال ایک انگلی کے پورے کے برابر کٹوانا ہے۔

خواتین کیلئے سر منڈوانا حرام ہے وہ سر کے پورے بالوں کی آخر سے پورے کے برابر کٹا دیں۔

عمرہ کی سعی کے بعد جب حلق / قصر کر لیا تو عمرہ کے افعال پورے ہو گئے اور احرام کی


منیٰ

پابندیاں ختم ہوگئیں اور عمرہ مکمل ہوگیا۔

- حلق / قصر سے فارغ ہونے کے بعد مسجد حرام میں دو رکعت شکرانے کے نفل ادا کرنا مستحب ہے۔(بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔)

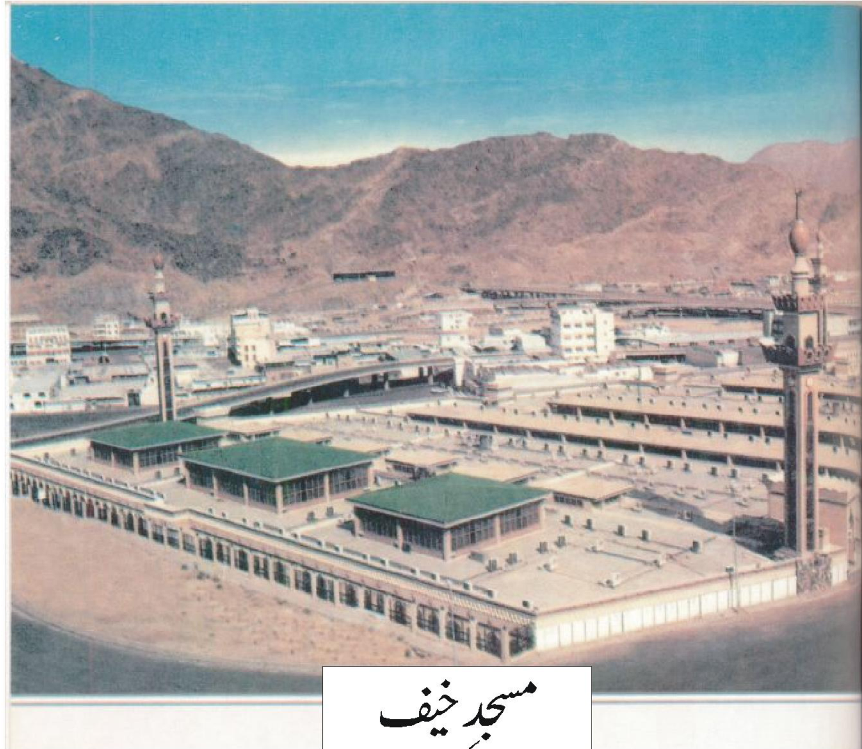
نوٹ:اب آپ مکہ مکرمہ میں حج شروع ہونے تک بغیر احرام کے رہیں گے اس عرصہ میں نفلی طواف کرتے رہیں اس کیلئے **احرام** نہیں ہوگا اور نہ اس نفلی طواف میں **رمل** ہوگا اور نہ اس کے بعد صفا مروہ کی سعی ہوگی بس حجر اسود کا **استقبال** اور **استلام** کرنے کے بعد کعبۃ اللہ کے گرد سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں استلام کریں۔ملتزم پر دُعا، مقام ابراہیم پر دوگانہ واجب الطّواف ادا کریں اور آبِ زم زم پی کر دُعائیں مانگتے رہیں۔

حج کی ادائیگی کا تفصیلی طریقہ:

آٹھ ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کے دنوں کو ایّام حج کہا جاتا ہے۔

۸/ذی الحجہ (یوم الترویہ) حج کا پہلا دن:

- **احرام و نیّت حج**: عام طور پر عازمین حج آٹھ ذی الحجہ صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جلد ہی منیٰ کی طرف روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔چنانچہ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھا جائے گا۔(ہجوم کی وجہ ے ذی الحج کو احرام باندھ کر منیٰ کی طرف روانہ ہو جانا بھی ٹھیک ہے)۔افضل یہ ہے کہ حج کا یہ احرام مسجد حرام میں باندھیں اور احرام حج کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں۔پہلی رکعت میں **سورة الكافرون** اور دوسری رکعت میں



مسجدِ خیف

سورۃ الاخلاص پڑھنا افضل ہے ان کے علاوہ دوسری کوئی سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں نفل ادا کرنے کے بعد دعاء مانگیں اور پھر دل میں یا درج ذیل الفاظ میں حج کے ارادہ کی نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے
آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرمائیں۔

- نیّت کرنے کے بعد آپ **تلبیہ** پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکْ

(ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔)

بس آپ کے حج کا احرام شروع ہوگیا اور آپ پر وہی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں۔

- **منیٰ میں پانچ نمازیں:** اب حج کا احرام باندھنے کے بعد آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ جائیں گے منیٰ میں آج پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے یعنی آٹھ ذی الحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں ذی الحجہ کی نمازِ فجر۔

بقیہ اوقات میں ذکر ونوافل، تسبیحات، درود شریف اور تلاوتِ قرآنِ پاک میں مشغول رہیں۔ کوشش کریں کہ کچھ نمازیں **مسجد** خیف میں بھی جا کر پڑھیں کیونکہ بعض روایات


میدانِ عرفات


جبل الرحمة


رمی

میں ہے کہ **مسجد** خیف میں ستّر انبیاء علیہم السلام نے نمازیں پڑھی ہیں۔ یہ منیٰ کی مسجد ہے اور بعض روایات میں ہے کہ اس مسجد میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام مدفون ہیں۔

۹ رذی الحجہ (یوم عرفہ) حج کا دوسرا دن:

❁ نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد جب سورج نکل آئے ''عرفات'' کی طرف روانہ ہونا ہے۔ ہجوم کی وجہ سے اگر رات کو ہی منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں تو جائز ہے۔ عرفات پہنچتے پہنچتے دوپہر ہوجائے گی۔ وقوفِ عرفات کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یاد رکھیے **نویں تاریخ کو ''عرفات''** کے **میدان میں** حاضری حج **کا سب** سے **بڑا رکن ہے۔** اگر **حاجی نے سب کام کر لیے** لیکن **نویں ذی الحجہ کے** زوال **سے لے کر** دسویں **ذی الحجہ کی صبح صادق تک** تھوڑی دیر **کیلئے** بھی **میدان عرفات میں** حاضر نہ **ہوا تو اس** کا **حج** نہیں **ہوگا۔** اس لئے اس رکن حج کا ایک ایک لمحہ نہایت اہتمام سے گزارنا چاہیے۔ منیٰ سے عرفات روانگی کے دوران اور وقوفِ عرفات میں جس قدر ہو سکے تلبیہ، درود شریف اور کلمہ چہارم جو حضور اقدس ﷺ نے خود پڑھا اور پڑھنے کی تاکید بھی فرمائی خوب پڑھیں پھر جونہی میدان عرفات میں پہنچ کر ''جبل رحمت'' پر نظر پڑے تسبیح وتہلیل وتکبیر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

کا ورد کیجئے اور جو جی چاہے دعائیں مانگیں۔ **جبل رحمت** وہ پہاڑ ہے جس پر رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے **موقع** پر خطاب فرمایا تھا۔

اگر آسانی سے **ممکن** ہوتو میدان عرفات میں زوال کے بعد **وقوف عرفہ** کی نیت سے آپ غسل

کر لیں لیکن اگر غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو وضو کر لیں۔ پھر میدان عرفات میں جو **"مسجد نمرہ"** ہے اس کے امام صاحب آج نویں تاریخ کو ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے کیونکہ آج اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے۔ پہلے ظہر کے فرض پڑھائیں گے اس کے فوراً بعد عصر کے فرض پڑھائیں گے۔ جو حجاج کرام مسجد نمرہ میں امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھیں ان کو یہ دونوں نمازیں اکٹھی ملا کر پڑھنی ہیں لیکن کثرتِ ہجوم کی وجہ سے مسجد نمرہ پہنچنا اور واپس اپنے خیمہ میں لوٹنا مشکل ہے ایسی صورت میں جو اپنے ہی خیمہ میں اکیلا یا علیحدہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو وہ دونوں نمازیں اکٹھی ملا کر نہیں پڑھے گا۔ بلکہ ظہر کی نماز کے وقت ظہر اور عصر کی نماز کے وقت عصر ہی پڑھے گا۔

چونکہ **وقوف عرفات** کا وقت انتہائی قیمتی وقت ہے اسلئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر توبہ واستغفار کریں اللہ کی حمد وثناء کریں دعائیں مانگیں اور درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ یہ عمل مسلسل جاری رہنا چاہیے۔ نماز عصر اور غروب آفتاب کے وقت تک نہایت الحاح وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اور اپنے والدین، اعزا واقربا اور جملہ امتِ مسلمہ کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگتے رہیں کیونکہ یہ دعاؤں کی قبولت کا خاص وقت ہے۔ اگر زیادہ دیر کھڑے نہ ہو سکیں تو پھر بیٹھ کر دعائیں مانگیں۔ بیمار اور ضعیف بیٹھ کر ہی دعائیں مانگتے رہیں۔

❁ عرفات سے مزدلفہ روانگی:

جب سورج غروب ہو جائے تو بغیر نماز مغرب پڑھے عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ جاتا ہے۔ جس وقت بھی آپ مزدلفہ پہنچیں وہاں پر پہلا کام آپ کو یہ

کرنا ہے کہ مغرب اور عشاء دونوں نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کریں چاہے تنہا ادا کریں یا جماعت سے پڑھیں یا امیرالحج کی اقتدا میں پڑھیں ۔ بہرصورت ملا کر پڑھنا واجب ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے مزدلفہ میں جس جگہ آپ قیام کریں وہاں پہلے اذان دیں۔پھر تکبیر کہیں اور پھر مغرب اور عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد پہلے مغرب کی سنتیں پڑھیں اس کے بعد عشاء کی سنتیں اور پھر وتر پڑھیں ان دونمازوں کیلئے صرف ایک اذان دیں اور ایک تکبیر کہیں۔

یہ رات آپ کومزدلفہ میں ہی کھلے آسمان تلے بسر کرنی ہے اور یہ رات بہت ہی مبارک رات ہے اس رات میں رات انوار الٰہی کی بارش ہوتی رہتی ہے۔اس لئے بہتر ہے کہ نماز مغرب وعشاء کے بعد کچھ دیر آرام کر کے تازہ دم ہوکر عبادت میں مشغول ہو جائیں اور ذکر الٰہی، استغفار وتوبہ اور درود شریف کثرت سے کرتے رہیں۔چونکہ یہ قبولیت دعاء کی رات ہے اس لئے رات بھر اپنے لئے، اپنے اہل وعیال کیلئے، اپنے والدین، اعزہ واقربا کیلئے اللہ تعالیٰ سے بخشش ورحمت اورکرم کی دعائیں مانگتے رہیں بلکہ ساری امت مسلمہ کیلئے خیر وبرکت کی دعاء مانگیں۔

مزدلفہ میں ایک کام اور کرنا ہے وہ یہ کہ مزدلفہ سے ستّر (۷۰) کنکریاں چن لیں۔یہ کنکریاں چنے کے دانے کے برابر یا کھجور کی گھٹلی جیسی ہوں۔زیادہ بڑی نہ ہوں۔یہ کنکریاں منیٰ میں تین دن تک شیطانوں کو مارنے کے کام آئیں گی۔

مزدلفہ میں ہی فجر کی نماز کے بعد دعاء کر کے کنکریاں لے کر سورج طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہوں گے۔

۱۰/ذی الحجہ(دوبارہ منیٰ میں) حج کا تیسرا دن:

مزدلفہ میں کنکریاں چن کر فجر کی نماز ادا کر کے سورج طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف دوبارہ روانہ ہوجائیں اوراب منیٰ میں پہنچ کر درج ذیل اعمال کریں۔

پہلا کام: بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا:

منیٰ میں جن مقامات پر شیطان نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو بہکانے کی ناکام کوشش کی تھی اب وہاں تین شناختی ستون (دیواریں) بنے ہوئے ہیں عوامی زبان میں انہی کو شیطان کہا جاتا ہے۔مزدلفہ سے جو کنکریاں آپ لائے ہیں اُن میں سے سات کنکریاں یہاں بڑے شیطان کو مارنے کے لئے ساتھ لے لیں۔(احتیاطاً ایک دو کنکریاں زائد لے لیں چونکہ بعض مرتبہ کوئی کنکری ضائع ہوجاتی ہے اس کی جگہ دوسری کنکری مارنی ہوتی ہے۔دیکھیے وہاں نیچے گری ہوئی کنکری نہ اٹھائیں وہ مردود ہے۔)اور بڑے شیطان کے سامنے آجائیں اوراس سے پانچ چھ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہوکر ایک ایک کر کے کنکری ماریں۔کنکری دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور تکبیر ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' پڑھ کر ماریں۔ہر کنکری ستون (دیوار) کی جڑ میں ماریں یوں کہ کنکری اس حوض کے اندر گرے جو اس ستون (دیوار) کے گرد بنا ہوا ہے۔اگر کنکری ستون کے اوپر کی طرف ماریں گے تو وہ دور جا گرے گی اوراس کی جگہ دوسری کنکری مارنی ہوگی۔کنکری مارتے وقت زبان سے کوئی فضول کلمہ نہ نکالیں۔

یادرکھیے! کنکریاں ہر حاجی کو خود مارنا واجب ہے۔اگر کسی شخص نے خواہ مرد ہو یا عورت کسی

دوسرے شخص سے کنکریاں لگوائیں تو اس کے ذمہ واجب باقی رہے گا جس کے ازالہ کیلئے ایک **دم** دینا ہوگا البتہ کمزور اور ضعیف افرادرات کو صبح صادق ہونے تک کنکریاں مار سکتے ہیں ۔صرف انتہائی معذور، اپاہج، نابینا اور ہاتھ پاؤں سے محروم افراد کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی کنکریاں مار سکتا ہے۔

دوسرا کام: ''قربانی'' کرنا:

حج **تَمَتُّعْ** اور **حج قِران** کرنے والے حجاج کیلئے دسویں ذی الحجہ کا دوسرا کام قربانی کرنا واجب ہے۔ یہ حج کی قربانی **دم شکر** کہلاتی ہے۔ آپ اسی نیت سے یہ قربانی کریں۔ البتہ حج اِفراد کرنے والوں کیلئے قربانی واجب نہیں مستحب ہے گویا اگر گنجائش ہو تو قربانی کرلیں ورنہ نہ کریں۔

تیسرا کام: سر کے بال منڈوانا / کترانا:

بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے کے بعد دسویں تاریخ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا ہے۔ جس کے بعد آپ سے وہ تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں جو احرام باندھتے وقت آپ پر لگی تھیں۔ البتہ میاں بیوی ابھی بوس وکنار اور ہم بستری نہیں کر سکتے جب تک کہ ''**طواف زیارت**'' نہ کرلیں۔

چوتھا کام: ''طواف زیارت'' کرنا:

یعنی دسویں ذی الحجہ کا چوتھا کام ''طواف زیارت'' کرنا ہے۔

یہ طواف زیارت حج کا بڑا اہم رکن ہے۔ جس کیلئے منیٰ میں بڑے شیطان کو کنکریاں مار کر اور قربانی کر کے اور سر کے بال منڈوا یا کٹوا کر اپنے عام روزمرہ کے لباس میں آپ طواف

زیارت کیلئے مکہ مکرمہ آجائیں طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحج ہے۔ لیکن اگر کوئی دسویں ذی الحجہ کو طواف زیارت نہ کر پائے تو ۱۲ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور کرلیں۔ اگر بارہویں ذی الحج بھی گزر گئی اور طواف زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے **دم** دینا واجب ہوگا اور طواف بھی فرض رہے گا۔ **یہ "طواف زیارت" کسی حال میں** ساقط نہیں **ہوتا** اور **نہ** ہی **اس** کا **کوئی بدل** دے کر **ادا کیا جاسکتا** ہے۔ آخری عمر تک **اس** کی **ادائیگی فرض** رہتی **ہے**۔ اور جب تک طواف زیارت نہ کیا جائے میاں بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی اس فرض طوافِ زیارت کی ادائیگی کے بعد جو کچھ بھی احرام سے پہلے آپ پر حرام تھا وہ سب حلال ہو جاتا ہے۔

طواف زیارت کے بعد سعی:

چونکہ **"وقوفِ عرفہ"** سے پہلے یعنی مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ نے صرف عمرہ کی سعی کی تھی حج کی سعی نہیں کی تھی اسلئے طوافِ زیارت کے بعد آپ پر صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے۔ یہ سعی آپ بغیر احرام کے اپنے روز مرہ کے کپڑوں میں کریں گے اس سعی کے بعد بال نہیں کٹوائے جاتے کیونکہ آپ بال قربانی کے بعد کٹوا چکے ہیں اور احرام اس سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اب آپ فارغ ہو کر پھر منیٰ چلے جائیں۔ طواف زیارت کے بعد دو رات اور دو دن منیٰ میں قیام کرنا چاہیے اور بلاضرورت مکہ میں نہیں رکنا چاہیے۔ البتہ اگر نماز کا وقت قریب ہو ہو تو حرم شریف میں نماز پڑھنے کے بعد جلد ہی منیٰ واپس ہو جائیں۔ منیٰ میں قیام کے شب و روز ذکر الٰہی،، دعائیں اور توبہ و استغفار اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کے اوقات

ہیں۔ان کو غفلت سے نہ گزاریں۔

۱۱/ذی الحج۔حج کا چوتھا دن:

۱۱/ذی الحج کو صرف ایک کام کرنا ہے وہ یہ کہ آج زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔اگر کسی شخص نے آج زوال سے **پہلے کنکریاں ماریں** تو وہ کنکریاں ادا نہیں ہونگی زوال کے وقت کے بعد دوبارہ کنکریاں مارنا ضروری ہوگا۔ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں، پھر درمیانے شیطان کو اور پھر بڑے شیطان کو مارنی ہیں۔ ہر کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان پکڑیں اور کنکری مارتے وقت یہ دُعاء پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد" پڑھیں اور ایک ایک کر کے ہر ستون (دیوار) کی جڑ میں کنکریاں ماریں کنکری اسی حوض کے اندر گرنی چاہیے اس ستون کے اردگرد بنا ہوا ہے۔ اگر کوئی کنکری اس حوض کے باہر گر گئی تو وہ کنکری ادا نہیں ہوئی اس کی جگہ دوسری کنکری ماریں ۔سات کنکریاں مارنے کے بعد ستون (دیوار) سے ذرا دور ایک طرف کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر دُعاء کرنا سنت ہے۔دُعا کرنے کے بعد درمیانے شیطان کی طرف چلیں وہاں پہنچ کر بھی اسی طرح تکبیر ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد" کہتے ہوئے سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں اور کنکریاں مارنے کے بعد بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے دعا کریں۔ پھر بڑے شیطان کی طرف آئیں اور اس کو اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں لیکن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی ہے۔ بلکہ کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ کی طرف نکل جائیں۔

رات کو منیٰ میں ہی قیام کریں اور زیادہ وقت تلاوتِ قرآن پاک، درود شریف ذکر واذکار،

توبہ واستغفار اور دُعاؤں میں گذاریں۔

۱۲رذی الحج۔حج کا پانچواں دن:

اگلے دن یعنی ۱۲رذی الحج کو بھی آپ نے وہی کام کرنا ہے۔ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں مار کر دعاء کریں۔ پھر درمیانے شیطان کو سات کنکریاں مار کر دعاء کریں اور پھر بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماریں لیکن اس کے بعد دعاء نہ کریں۔

یوں بارھویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو **غروب آفتاب** سے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر آجائیں اب آپ کا حج مکمل ہوگیا۔

۱۳رذی الحجہ:

اگر کوئی شخص بارہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ٹھہرا رہا اور صبح صادق اسے وہیں ہوگئی تو تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنا بھی اس پر واجب ہے۔

طوافِ وداع:

تکمیلِ حج بیت اللہ کے بعد جس دن آپ کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو اس دن آپ آخری طواف کرلیں جسے ''طواف وداع'' کہتے ہیں۔

- جو حضرات حج بیت اللہ سے پہلے مدینہ طیبہ نہیں گئے وہ مدینہ جائیں گے۔
- جو حضرات حج بیت اللہ سے پہلے مدینہ طیبہ جاچکے ہیں وہ اب اپنے وطن کیلئے روانہ ہونگے۔

بہرحال! جس دن آپ کو مکہ مکرمہ چھوڑنا ہے اس دن آپ آخری طواف **''طوافِ وداع''**

کر لیں ۔طوافِ وداع نفلی طواف کی طرح سادے طریقہ سے ہوگا اس میں نہ احرام کی چادریں ہونگی، نہ اس میں **اضطباع** ہوگا، نہ اس طواف میں **رمل** ہوگا اور نہ ہی اس طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہوگی۔

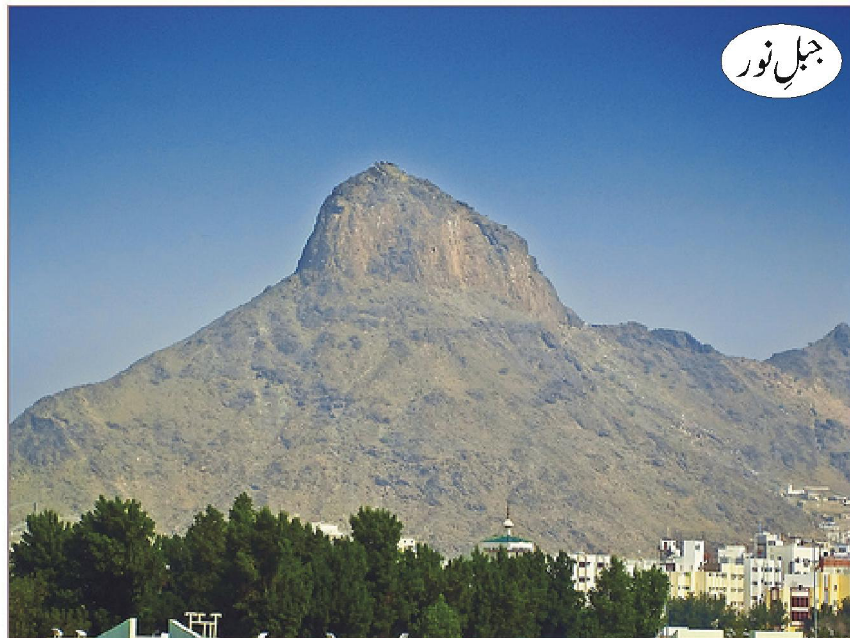
زیاراتِ مکّہ مکرّمہ

چونکہ ہر وہ مقام جس کو کسی نہ کسی نسبت سے رسول اکرم ﷺ سے **تعلق** رہا ہے اُس کی زیارت ہر مومن کے لئے باعثِ سعادت ہے اس لئے مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے سے قبل ہر حاجی کو درج ذیل مقامات کی بھی زیارت کر لینا چاہیے ۔

- **مولدِ رسول اللہ** ﷺ:

رسول اکرم ﷺ کی جائے پیدائش جو خانہ کعبہ کے قریب سوق اللیل میں ہے اور اب اس میں ایک بڑا کتب خانہ ہے۔

- **دارالارقمؓ:** صفا کے سامنے مشہور صحابی حضرت ارقمؓ کا مکان ہے جہاں حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ مشرف باسلام ہوئے۔
- **بیت الخدیجہؓ:** شارع فاطمۃ الزہراء پر واقع ہے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے تک رسالت مآب ﷺ اس مکان میں مقیم رہے۔
- **بیت ابوبکر صدیقؓ:** اس مکان میں حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ ایمان لائے تھے۔
- **مسجد نمرہ:** یہ مسجد میدانِ عرفات میں ہے اور حج کے دوسرے روز ۹ ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی


جبلِ نور

نمازیں ملا کر اسی تاریخی مسجد میں ادا کی جاتی ہیں۔

- **مسجد جن:** یہ تاریخی مسجد **جنّت المعلّٰی** قبرستان کے قریب ہے، یہاں جنّوں کی ایک جماعت نے آنحضور ﷺ کو تلاوتِ قرآنِ حکیم کرتے سنا۔
- **مسجد عائشہؓ:** حرم شریف سے تقریباً ۸ کلومیٹر دور مدینہ روڈ پر یہ عظیم الشان مسجد اہلِ مکہ کیلئے میقات ہے۔
- **مسجد طویٰ:** عمرہ ادا کرنے کے بعد رسالتِ مآب ﷺ نے اس مشہور مسجد میں قیام فرمایا تھا۔
- **جبلِ نور، غارِ حرا:** جبل نور مکّہ معظّمہ سے اس پہاڑ کی چوٹی پر تقریباً ۴۰۰ فٹ کی بلندی پر غارِ حرا ہے جس میں آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔
- **جبل الثور اور غارِ ثور:** مکہ مکرّمہ سے سات میل سنگلاخ پہاڑ جبل الثور کی چوٹی پر غار ثور میں رسالتِ مآب ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرماتے ہوئے متواتر تین دن قیام فرمایا۔
- **جبل الرّحمت:** یہ مشہور پہاڑ میدانِ عرفات کے پہلو میں ہے جہاں رسالتِ مآب ﷺ نے اپنا آخری تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا۔
- جنت **المعلّٰی:** مکّہ مکرمہ کا عظیم قبرستان جس میں امّ المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعینؒ اور اولیاء اللہؒ مدفون ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِمْ


مسجدِ نبوی ﷺ

حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب:۵۶)

اللہ اوراس کے فرشتے پیغمبر پر دُرود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام بھیجا کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

مسجد نبوی ﷺ اور روضہ اقدس ﷺ کی زیارت کیلئے مدینہ منورہ روانگی:

فریضۂ حج اگر چہ مکہ مکرمہ کی حاضری اور حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد مکمل ہو جاتا ہے، لیکن حج کے سفر میں مکہ مکرمہ کی حاضری کے ساتھ مدینہ طیبہ کی حاضری نہ ہو تو یہ سفر نا تمام اور نامکمل شمار ہوتا ہے، کیونکہ مکہ کی حاضری میں عبادت کی تکمیل ہوتی ہے اور مدینہ طیبہ کی حاضری میں محبت کی تکمیل ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ

یعنی جو شخص حج کیلئے آئے اور مجھ سے ملنے نہ آئے تو
اس نے میرے ساتھ بڑی بے وفائی کا معاملہ کیا۔

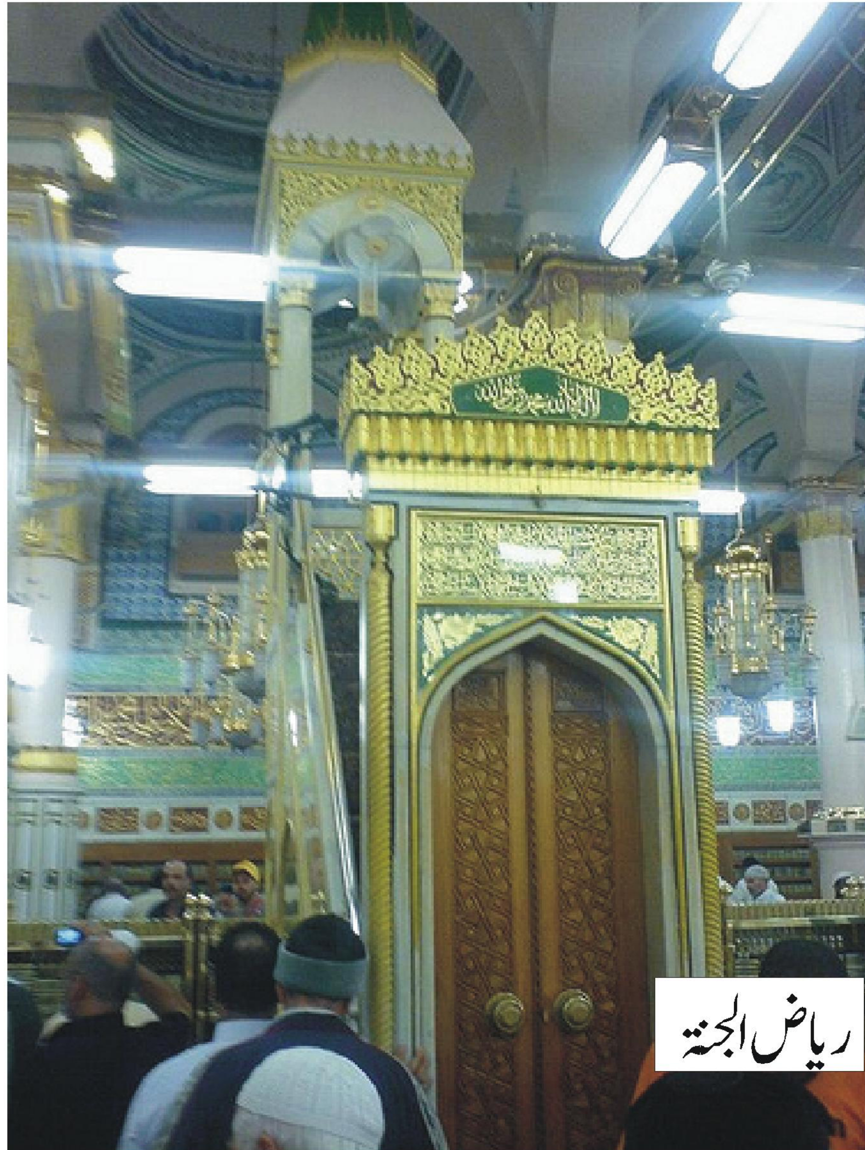


روزۂ اقدس ﷺ

اس لئے ایک مسلمان کے ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ جب وہ سفر حج میں مناسک حج ادا کرے تو اس میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دے کر صلوٰۃ صلوٰۃ وسلام بھی پیش کرے۔اور مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں بھی ادا کرے۔

حجاج کرام میں بہت سے حاجی وہ ہوتے ہیں جن کو حج سے پہلے مدینہ طیبہ بھیجا جاتا ہے اور بہت سے حاجی حج کے بعد مدینہ طیبہ جاتے ہیں۔ بہرصورت ! مدینہ طیبہ کے سفر کیلئے اور وہاں قیام کیلئے احرام کی ضرورت نہیں،البتہ مدینہ کے سفر میں صاف ستھرا لباس پہنیں،خوشبو لگائیں، اور راستے میں کثرت سے درود شریف کا ورد رکھیں، مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے اپنی قیام گاہ پر جا کر اپنا سامان وغیرہ رکھیں،ضرورت محسوس ہوتو غسل کر لیں، کپڑے تبدیل کرلیں، پھر اطمینان سے مسجد نبوی ﷺ کی طرف روانہ ہوں راستے میں کثرت سے درود پڑھیں۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ حاضری کے وقت آدمی کو دو باتوں کی نیت کرنی چاہئے، ایک یہ کہ مَیں رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری کیلئے جا رہا ہوں،اور دوسری یہ کہ مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھنے کیلئے جا رہا ہوں۔مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے وقت افضل یہ ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہوں،اور دعاء پڑھ کر پہلے سیدھا پاؤں اندر داخل کریں۔باب جبرئیل معلوم نہ ہوتو کسی دوسرے دروازے سے داخل ہوجائیں۔



ریاض الجنۃ

❁ **روضہ الجنۃ:**

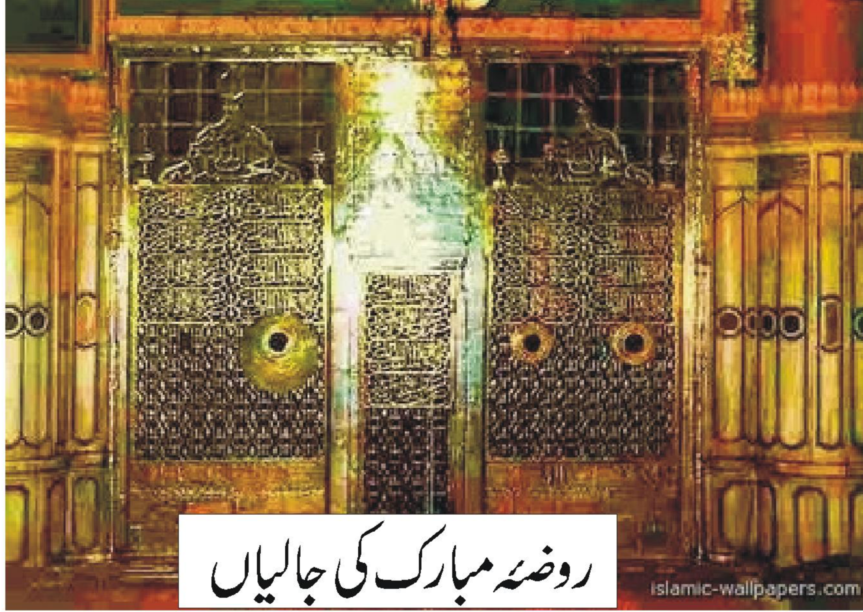
جس وقت آپ مسجد نبوی ﷺ میں پہنچیں اگر جماعت تیار ہوتو پہلے نماز با جماعت ادا کریں، وقت ہوتو پہلے دو رکعت ''تحیۃ المسجد'' پڑھ لیں پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھیے نماز پڑھنے کیلئے ایسی جگہ تلاش کریں جو''محراب نبوی ﷺ'' کے قریب یا ''روضۃ الجنۃ'' میں ہو۔ یہ سب مقدس اور متبرک مقامات ہیں، یہاں نماز پڑھنا، تلاوت کرنا اور ذکر کرنا بلاشبہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، اور خوش نصیبی ہے، لیکن کسی مسلمان کو تکلیف پہنچا کر یہ کام کرنا جائز نہیں، لہذا اگر آسانی سے ''روضۃ الجنۃ'' میں پہنچنا ممکن ہوتو وہاں پہنچنے کی کوشش کیجئے۔

''روضۃ الجنۃ'' وہ جگہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

''میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان کا جو حصہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے''

لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ گردنوں کو پھلانگ کر وہاں پہنچنے کی کوشش ہرگز نہ کریں، کسی کو ہاتھ لات مار کر کسی کو دھکا دے کر اور تکلیف پہنچا کر وہاں جانے کی کوشش نہ کریں، اس لئے کہ مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے اور ان متبرک مقامات پر بیٹھنا مستحب ہے، مستحب عمل کیلئے کوئی حرام کام کرنا نقصان کا سودا ہے۔ لہذا نماز کے وقت سے پہلے مسجد نبوی ﷺ میں



روضۂ مبارک کی جالیاں

پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ آسانی سے جگہ مل جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ (ترمذی عن ابی ہریرۃؓ)

❁ **روضۂ اقدس ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا طریقہ:**

نماز کے بعد آپ محراب کی طرف سے نکل کر بائیں طرف چلیں گے تو رضۂ اقدس ﷺ کی جالیوں کے سامنے پہنچ جائیں گے۔ روضہ اقدس ﷺ کی جالیوں میں سنہرے دائرے نما نشانات بنے ہوئے ہیں، ان میں جو درمیان والا بڑا دائرہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے مقابل میں ہے، اس کے سامنے کھڑے ہوکر انتہائی عقیدت ومحبت اور ادب واحترام کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کیجئے، اس وقت بلاشبہ جذبات کی عجیب کیفیت ہوتی ہے، جذبات ابھرتے ہیں، لیکن یہ مقام ادب ہے، اس لئے ادب کا پورا پورا لحاظ رہے، نہ جالیوں سے چمٹیں اور نہ بہت اونچی آواز سے صلوٰۃ وسلام پیش کریں، بلکہ نظریں نیچی ہوں اور جالیوں سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوکر پست آواز سے صلوٰۃ وسلام پیش کریں، منہ روضۂ اقدس ﷺ کی طرف ہو اور ذہن میں یہ تصور اور یقین ہو کہ اس وقت میری حاضری کا رسول اللہ ﷺ کو ادراک ہو رہا ہے اور آپ ﷺ مجھے دیکھ رہے ہیں اور آپ ﷺ میرے صلوٰۃ وسلام کو بنفس نفیس سن رہے ہیں، اسلئے کہ آپ ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ:

''جو شخص مجھ پر دور سے درود وسلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا درود وسلام مجھ تک پہنچائیں گے کہ یہ فلاں ابن فلاں کی طرف سے ہے، اور جو شخص میری قبر پر آکر صلوٰۃ وسلام پیش کرے گا تو میں اپنے کانوں سے اس کو سنوں گا۔''

اس لئے نہایت ادب واحترام کے ساتھ اس یقین کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں کہ رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس خود میرے صلوٰۃ وسلام کو سن رہے ہیں ۔

❁ صلوٰۃ وسلام:

الصلوة و السلام عليك يا رسول الله　　　　الصلوٰة و السلام عليك يا حبيب الله

الصلوة و السلام عليك يا سيّد الانبيآء و المرسلين

ان کے علاوہ صلوٰۃ وسلام کے اور جو کلمات آپ کو یاد ہوں، وہ پڑھیں، درود شریف کثرت سے پڑھیں اور قرآن کریم کی کچھ سورتیں پڑھ کر ایصال ثواب کیجئے ۔ اور حضور اقدس ﷺ سے درخواست کیجئے کہ:

یارسول اللہ ﷺ میں قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ میرا حشر آپ کے ساتھ فرمائیں ۔

صلوٰۃ وسلام اور حضور ﷺ سے درخواست کرتے وقت تو اپنا چہرہ روضہ مبارک کی طرف رکھئے، لیکن صلوٰۃ وسلام کے بعد جب دعاء کریں تو قبلہ رخ ہو کر کریں ۔

❁ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام:

حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد داہنی طرف تھوڑا آگے بڑھیں گے تو دوسرا چھوٹا دائرہ ہے یہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے سامنے ہے ان اور دوسرے صحابہ کرام رضوان الله عليهم اجمعين کے ہم پر بڑے احسانات ہیں، آج ہمیں ایمان کی جو دولت نصیب ہے، وہ انہی حضرات کے طفیل ہے، اس لئے ان پر بھی سلام پیش کیجئے:

السلام علیك یا خلیفة رسول الله السلام علیك یا امیر المؤمنین

السلام علیك یا ثانی اثنین اذ هما فی الغار السلام یا ابا بکر الصدیقؓ

اور دُعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی معیت میں ہمارا حشر فرمائیں۔

❁ **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام:**

اس کے بعد تھوڑا اور داہنی طرف بڑھیں گے تو تیسرا دائرہ سیدنا حضرت عمر بن خطابؓ کی قبر مبارک کے سامنے ہے، حضرت عمر بن خطابؓ وہ شخص ہیں جن کو خود رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ ان کے بھی امت پر بڑے احسانات ہیں، ان پر بھی سلام پیش کیجئے۔

السلام علیك یا خلیفة رسول الله السلام علیك یا امیر المؤمنین

السلام علیك یا اعزالله به الاسلام السلام علیك یا عمر الفاروقؓ

اور دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی رفاقت ہمیں نصیب فرمائیں۔ اس کے بعد آپ یا تو داہنی طرف سے مسجد نبوی ﷺ سے باہر نکل جائیں، یا موقع ہو تو پیچھے سے واپس مسجد میں آجائیں۔

❁ **صفّہ:**

مسجد نبوی ﷺ میں روضہ اقدس ﷺ سے متصل ایک چبوترہ ہے جو صفہ کہلاتا ہے۔ یہ وہ چبوترہ ہے جو اسلام کا سب سے پہلا دینی مرکز اور دینی مدرسہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس اس چبوترے پر بیٹھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قرآن کریم

پڑھایا ہے، آپ بھی اس چبوترے پر بیٹھ کر تلاوت کیجئے اور کوشش کیجئے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھیں، نفلیں پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

❁ متبرّک ستون:

ان کے علاوہ مسجد نبوی ﷺ میں اور بھی متبرک مقامات ہیں جہاں کچھ ستون بنے ہوئے ہیں جن کے بارے میں روایات میں فضیلتیں اور بشارتیں آئی ہیں، ان کے قریب نفلیں پڑھیں، دعائیں مانگیں، مثلاً **"اسطوانہ عائشہؓ "** کے نام سے ایک ستون ہے اور اس کے اوپر نام بھی لکھا ہے۔ ایک **"اسطوانہ ابولبابہ"** جس کا نام **"اسطوانہ توبہ"** بھی ہے۔ اسی طرح ایک **"اسطوانہ جنانہ"** ہے۔ ایک "**اسطوانہ جبرئیل**" ہے، ان کے قریب موقع ملے تو نفلیں پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

❁ مسجد نبوی ﷺ کا احترام:

اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد روضہ اقدس ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کریں، ورنہ کم از کم فجر کی نماز کے بعد، عصر کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کا اہتمام کریں۔ اور مسجد نبوی ﷺ میں کوئی ایسی بات یا کام نہ کریں جس سے رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کو اذیت ہو۔

❁ مسجد قبا میں حاضری:

مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی ﷺ کے بعد جو سب سے مقدس مسجد ہے، وہ مسجد قبا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود اس مسجد کی تعریف فرمائی ہے:


جنت البقیع


مسجد قبا

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ (سورۃ التوبہ:۱۰۸)
''البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد اول دن سے پرہیز گاری پر رکھی گئی وہ اس لائق ہے تو اُس میں کھڑا ہوکر نماز پڑھے''

چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔اور نماز پڑھتے۔مسجد قبا میں دو رکعت نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے،اس لئے آپ ایک مرتبہ ضرور مسجد قبا میں حاضری دیں اور موقع ہوتو بار بار جائیں۔

جنّت البقیع:

مدینہ منورہ میں اور بھی کئی مقاماتِ زیارت ہیں،ان میں سب سے مقدس جگہ مدینہ کا قبرستان ''جنّت البقیع'' ہے۔اس کے بارے میں علماءؒ نے لکھا ہے کہ دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی بہت بڑی تعداد، ازواجِ مطہراتؓ اور بناتؓ رسول اللہ ﷺ اور بیشمار اولیاء کرامؒ یہاں مدفون ہیں،اسی جنت البقیع میں خلیفہ ثالث سیدنا عثمانِ غنیؓ اور بی بی حلیمہ سعدیہ بھی مدفون ہیں اس لئے جنّت البقیع جا کر ایصال ثواب کریں اوران کیلئے دُعاء کریں،حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالٰی نے خاص طور پر حکم دیا تھا کہ آپ اہل بقیع کیلئے دُعاء کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ
نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ

اس کے بعد سورۃ البقرۃ کا اوّل وآخر، سورۃ یس اور سورۃ اخلاص پڑھ کر جملہ مدفونین کو ثواب پہنچائیں۔

❁ **مدینہ طیبہ کے مزید مقاماتِ مقدسہ:**

مدینہ طیبہ میں ان کے علاوہ اور بھی زیارات اور مقدّس مساجد ہیں، وہاں بھی جائیں۔ مثلاً **مسجد** جمعہ ہے، یہ مسجد محلّہ بنی سالم میں ہے جو قبا سے آتے ہوئے راستے میں پڑتی ہے۔ جمعہ کی نماز کی فرضیت کے بعد سب سے پہلا جمعہ حضور اقدس ﷺ نے اسی مسجد میں پڑھا ہے۔ **مسجد ذوالقبلتین**: اس مسجد میں حالتِ نماز میں اللہ تعالیٰ نے بیت المقدّس سے بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کا حکم نازل فرمایا۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی اقتداء میں جملہ مقتدی شاملِ نماز صحابہ کرامؓ نے کعبہ شریف کی طرف منہ موڑ لیا۔ اس لئے اس مسجد کو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ **مسجد غمامہ**، **مسجد اجابۃ**، مسجد **سبق** اور دوسری مساجد جو ''مساجد خمسہ'' کے نام سے مشہور ہیں۔ موقع ہو تو ان مساجد میں جا کر نفلیں پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

❁ **شہداءِ اُحد:**

اُحد پہاڑ کے دامن میں شہدائے احد کے مزارات ہیں، جن میں حضور اقدس ﷺ کے محبوب چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعب بن عمیرؓ اور دوسرے حضرات صحابہ کرامؓ آرام فرما ہیں۔ وہاں جا کر فاتحہ پڑھیں۔ ایصال ثواب کریں اور دعائیں کریں۔ ان کے علاوہ اور جن متبرک مقامات کے بارے میں معلومات حاصل ہوں اور موقع اور وقت ہو تو وہاں پر بھی حاضری دیں اور دُعاء کریں۔

❁ **اہل حرمین کا احترام:**

مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران اس بات کا خاص اہتمام کریں کہ مسجد نبوی ﷺ کی کوئی

جماعت کی نماز نہ چھوٹے، آپ یہ سوچئے کہ آپ اتنا خرچ کر کے اور اتنی محنت اٹھا کر یہاں کیوں آئے ہیں؟ آپ کا مقصد کیا ہے؟ وہ مقصود نظروں سے اوجھل نہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح مسجد حرام میں بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔

مسجد حرام میں جماعت کے ساتھ ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے، اور مسجد نبوی ﷺ میں جماعت کے ساتھ ایک نماز، ایک روایت کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے میری مسجد میں مسلسل چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جہنم کی آگ سے برأت لکھ دیتے ہیں۔'' اور بعض روایتوں میں حضور اقدس ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں با جماعت پڑھنے والے کیلئے شفاعت یک ذمہ داری لی ہے۔ بہر حال! جہنم کی آگ سے برأت کا لکھا جانا کیا کم بات ہے، اس کیلئے جتنی بڑی سے بڑی قربانی دی جائے کم ہے، اس لئے مسجد نبوی ﷺ اور مسجد حرام دونوں میں جماعت کی نماز کا اہتمام کیجئے۔

لیکن وہاں دیکھا یہ گیا ہے کہ ادھر مسجد سے اذان کی آواز آرہی ہوتی ہے اور ادھر بعض حضرات بازاروں میں خریداری کرتے پھرتے رہتے ہیں آپ اس سے بچئے اور جماعت سے نماز پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔ اور صرف مسجد نبوی میں ہی نہیں، بلکہ دونوں حرمین شرفین میں غیر مناسب اعمال سے پرہیز کریں، کوئی ایسا کلمہ منہ سے مت نکالئے جس سے اہل مکہ یا اہل مدینہ کی تنقیص یا توہین ہوتی ہو، ان کی شان میں کوئی بے ادبی اور گستاخی کی بات مت کریں، بلاشبہ مزاجوں میں فرق ہوتا ہے، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرم کی پاسبانی کیلئے ان کو منتخب کیا ہے اور حرم کی حفاظت کے لئے ان کو چنا ہے، اس لئے ان کے

ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیجئے، اور اگر کوئی خلاف طبیعت باتیں پیش آجائے تو اس کو برداشت کیجئے یہی امتِ مسلمہ کیلئے اس سفرِ مقدس کی رُوح ہے۔

ارضِ مقدس سے الوداعی دُعاء

تکمیل ارکان حج اور سعادت زیارتِ روضۂ اقدس ﷺ کے بعد جب آپ واپس لوٹنے لگیں تو انتہائی رقعتِ قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں دو رکعت الوداعی نفل ادا کریں اور رحمت اللعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ پر آئیں اور حضور اکرم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بعد دُعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حج بیت اللہ کی کاوشوں کو شرف قبولیت بخشیں اور آپ کے حج کو حج مبرور بنادیں اور پھر اپنے لئے اپنے والدین کیلئے اپنے اعزاواقرباء کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگیں اور حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کی دعائیں کریں اپنے خاتمہ بالخیر کی دعاء مانگیں اور درود وسلام پڑھتے ہوئے دوبارہ حاضری کی خواہش کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ سے رخصت ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔
وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

